بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

افسوس ہے کہ گزشتہ ماہ رمضان میں جانسبرگ (جنوبی افریقہ) کے ایک جید عالم اور اور نہایت مخیر بزرگ مولانا محمد اسمٰعیل نانا کا انتقال ہوگیا، مرحوم اصل باشندہ ڈابھیل یا سملک ضلع سورت گجرات کے تھے۔ ہم لوگ جب ڈابھیل پہنچے ہیں اس وقت یہ مدرسہ میں متوسطات پڑھتے تھے مفتی صاحب اور راقم الحروف دونوں کے اسباق میں پابندی سے شریک ہوتے اور صبح و شام کمرہ میں حاضر رہتے تھے، اس زمانہ میں گاندھی جی کی تحریک سول نافرمانی چل رہی تھی۔ حکومت نے اس میں شریک ہونے والوں کی جائدادیں ضبط کرکے ان کو فروخت کرنا شروع کیا تھا۔ اس پر مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب عثمانی نے اپنا مشہور اور معرکۃ الآرا فتویٰ دیا کہ ان جائدادوں پر حکومت کا قبضہ ناجائز اور حرام ہے، اس لیے کسی مسلمان کے لیے ایسی جائیداد کا خریدنا جائز نہیں ہے، اس فتوے سے ایوانِ حکومت میں زلزلہ آگیا اور فتویٰ ضبط کرلیا گیا، اس موقع پر مرحوم مولوی محمد اسماعیل نانا نے بڑی جرأت مندی اور دلیری کا ثبوت دیا، اس فتوے کا گجراتی زبان میں ترجمہ کیا، ہزاروں کی تعداد میں طبع کیا اور پھر راتوں رات خفیہ طور پر دورہ کرکے اسے ایک ایک مسلمان کے گھر پہنچایا، مرحوم نے جو کچھ پڑھا تھا شوق محنت اور دلچسپی سے پڑھا تھا۔ مطالعہ کے خوگر تھے۔ اس لیے علمی استعداد پختہ تھی طبیعت کے شروع ہی سے بڑے نیک اور دین دار تھے۔ فراغت کے بعد جنوبی افریقہ چلے گئے اور کاروبار شروع کیا تو لکھ پتی بن گئے، نہایت مخیر اور سیر چشم تھے، عربی مدارس کی امداد بہت دل کھول کر کرتے تھے۔ کتنے ہی مولوی صاحبان اور حاجت مندوں کے مستقل ماہانہ وظائف انھوں نے مقرر کر رکھے تھے۔ بصرف زرکثیر متعدد دینی کتابوں کا اردو سے انگریزی میں ترجمہ کرایا اور